فضلائے حقانیہ کی شروحاتِ شمائل ترمذی کے مناہج واسالیب کا تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Qasim, PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan,E.mail: qasimadinass@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-8624-3884
Dr. Karim Dad, Associate Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali KhanUniversity, Mardan,Eamil: Karim_dad@awkum.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-9055-4626

ABSTRACT:
The services of JamiaHaqqaniaAkoraKhattak in Shamaa'il:Like the sayings, actions and speeches of Rasool-ullah SAW, his virtues, qualities and attributes are also sources of guidance for Muslims. Imam Tirmidhi has written a book on Shamaa'il of the Rasool-ullah SAW entitled "Al-Shamaa'il al-Nabawiyyahwa al-Khasaa'il al-Mustafawiyyah" The book received extraordinary fame and appreciation. It is also included in the syllabus of Dars e Nizami which has been regularly taught in Madaaris e Deenia. It has also been interpreted and translated into Pashto. In its services of interpretation, the scholars from JamiaHaqqania, KPK, Pakistan have also taken part. Some of the translations and commentaries have already been published and some commentaries are still in the form of unpublished manuscripts lying to the authors, translators, counters or editors. A brief introduction is given to the works of eightFuzalaa-e-Karam of JamiaHaqqania, AkoraKhattak which they have written about the Shamaa'ilNabavi SAW. In addition to the introduction, the methodology of these books have also been mentioned and their analysis and commentary have also been done. The service and the purpose of this research paper is to bring the services of the Fuzalaa-e-Karam of JamiaHaqqania in the field of hadith to the public and to show their status and position.

KEYWORDS**:** *Shorooh, Shmael Tirmzy, Manahej*

موضوع کا تعارف: رسول اللہ ﷺ کی شمائل، خصائل اور اوصاف بھی مسلمانوں کے لئے راہنمائی کے مآخذ میں سے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ محدثین نے شمائل نبوی ﷺ پر مستقل کتابین لکھی ہیں جن میں امام ترمذی[1] کی "الشمائل النبویۃ والخصائل المصطفویۃ" بہت مشہور ہے۔ عالم اسلام میں اس کتاب کو غیر معمولی شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی۔پاک وہند کے مدارس میں یہ کتاب داخلِ نصاب ہے۔اس اہمیت کو مد نظر رکھ کر اہل علم نے عربی، اُردو اور پشتو زبانوں میں اس کی شروحات اور تراجم کی ہیں۔شمائل ترمذی کی ان شروحات میں پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کی معروف درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فضلاء نے بھی بھرپور حصہ لیاہے۔ان میں سے بعض تراجم وشروح شائع ہو چکی ہیں اور بعض شروحات ایسی ہیں جو ابھی تک غیر مطبوع مخطوطات کی صورت میں مؤلفین، مترجمین، شارحین یا مرتبین کے پاس پڑی ہوئی ہیں۔زیر نظر تحقیق میں شمائل ترمذی کے ان شروحات وتراجم کا تعارف کیا گیاہے جو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فضلاء نے لکھی ہیں

اہمیت موضوع: مذکورہ موضوع اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس سے شمائل نبوی ﷺ کے حوالے سے فضلاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی تحریری خدمات معاشرے پر واضح ہو جائے گی۔یہ چونکہ علاقائی علماء کی تحریرات ہیں اس لئے ان علماء سے وابستگی اور ان سے شناسائی کی وجہ

سے ان کے تلامذہ، متعلقین اور معتقدین ان کی شروحات کو قبول کرتے ہیں لیکن عمومی طور پر اہل علم کو شمائل نبوی ﷺ کے حوالے سے فضلائے حقانیہ کی خدمات سے خبر دار کرنے کے لئے اس موضوع کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

سببِ اختیار موضوع: پاکستان میں حدیث نبوی اور شمائل نبوی سے متعلق بہت زیادہ کام ہوا ہے ۔ان میں سے صوبہ خیبر پختونخوا کی معروف جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے کی خدمات کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ شمائل ترمذی کے حوالے سے فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی شروحات کو منظر عام پر لانے کی غرض سے اس موضوع کو تحقیق کے چنا گیا۔

موضوع پر کیا گیا سابقہ کام: مذکورہ موضوع پر ابھی تک کسی بھی دینی مدرسہ میں کوئی تحقیقی مقالہ نہیں لکھا گیا اور نہ ہی یونیورسٹیوں کے جرنلز میں اس موضوع پر کوئی تحقیقی ریسرچ پیپر لکھا گیا ہے۔

منہج تحقیق:

- زیر نظر تحقیق میں بیانیہ طریقہ تحقیق استعمال کیا گیا ہے۔
- کتب خانوں اور فنی ماہرین کی نگرانی میں موضوع سے متعلق ٹھوس مواد حاصل کی گئی ہیں۔
- شمائل نبوی کے متعلق فضلاء حقانیہ کے آڈیو اور ویڈیو دروس (لیکچرز)، محاضرات اور طبع شدہ وغیر مطبوع مسودات تک رسائی حاصل کی گئی ہے۔
- بحث میں جن اعلام ورواۃ کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان کی مختصر اور جامع سوانح حیات حواشی میں درج کی گئی ہیں۔

فضلائے حقانیہ کی شروحاتِ شمائل ترمذی: امام ترمذی کی کتاب شمائل ترمذی کی کئی شروحات فضلائے دارالعلوم حقانی نے لکھی ہیں جن کا تفصیلی تعارف اور منہج اس پیپر میں پیش کیا گیا ہے۔ چند شروحات حسب ذیل ہیں:

(۱) زین المحافل شرح الشمائل از: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق حقانی شہید [2] (۲) شرح شمائل ترمذی از: مولانا عبدالقیوم حقانی [3] (۳) نفح العرف الشذی شرح شمائل ترمذی از: مولانا فیض الرحمٰن حقانی [4] (۴) تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب (پشتو) از: مولانا امین الحق گستوئی حقانی [5] (۵) تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب (اردو ترجمہ) از: مولانا حبیب اللہ شاہ حقانی [6] (۶) شرح شمائل ترمذی از: مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی [7] (۷) شرح شمائل ترمذی از: مولانا عبدالحلیم دیروی حقانی [8] (۸) شرح شمائل ترمذی از: مولانا انوار الحق حقانی [9]

شمائل ترمذی کی شروحات میں سے فضلائے حقانیہ کی درج بالا سات شروحات ہیں اس کے علاوہ بھی کچھ اور شروحات زیر ترتیب ہیں ۔ مذکورہ بالا شروحات میں آخر الذکر دو شروحات بھی غیر مطبوع ہیں جن تک مقالہ نگار کی رسد ناممکن ہے ۔ باقی چھ شروحات کا تفصیلی تعارف اور تجزیہ وتبصرہ درج کیا گیا ہے:

1۔ زین المحافل فی شرح الشمائل از مولانا سمیع الحق شہیدؒ: مولانا سمیع الحق حقانیہ کے طلباء کو امام ترمذی کی کتاب شمائل ترمذی پڑھاتے تھے ۔ آپ کے درسی افادات مختلف طلباء نقل کرتے رہے۔ اس کی ریکارڈنگ بھی ہوتی رہی۔ زیر تبصرہ شرح بھی آپ کے درسی افادات ہیں جسے آپ کے شاگرد مولانا اصلاح الدین حقانی نے دوران درس ضبط کر کے مرتب کئے ہیں۔ ریکارڈ شدہ کیسٹوں سے بھی املاء کیا کرتے تھے ۔ مولانا سمیع الحق کی درس پشتو زبان میں ہوتی تھی، مولانا اصلاح الدین نے ان درسی افادات کو اردو زبان میں منتقل کیا۔ اس کی نظر ثانی اور تحشیے کا کام مولانا مفتی مختار اللہ حقانی نے کیا ہے۔ زیر تبصرہ شرح پر مختلف رسائل و جرائد میں اہل علم نے تبصرے کئے ہیں۔ کتاب کو شائع کرنے کے بعد جامعہ حقانیہ میں اس کی باقاعدہ وباضابطہ تقریب رونمائی کی گئی۔ ملک کے مشہور علماء کرام نے اس تقریب میں شرکت کر کے کتاب پر اپنے تبصرے پیش کئے۔ ان تبصروں کو خطبات مشاہیر کا حصہ بھی بنایا گیا، نیز اس تقریب کو تحریری صورت میں مولانا عبد القیوم حقانی نے مرتب کر کے ایک ضخیم کتاب کی صورت میں جمع کیا جسے ماہنامہ القاسم نے خصوصی اشاعت میں شائع کیا۔ اس خصوصی ایڈیشن کا نام "یادگار روح پرور اجتماع، زین المحافل شرح الشمائل للترمذی کی تقریب رونمائی" رکھا گیا۔

زین المحافل شرح شمائل کا منہج: مولانا سمیع الحق کی زیر تبصرہ کتاب "زین المحافل شرح شمائل" کی منہجی خصوصیات درج ذیل ہیں : (۱) حدیث کے متن کو سند کے ساتھ عربی رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔ (۲) ہر ہر حدیث کو نمبر دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر ہر باب میں الگ الگ نمبر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ایک باب میں دس اَحادیث ہیں تو دوسرے باب کے پہلی حدیث کو دوبارہ نمبر ایک سے شروع کیا گیا ہے۔ (۳) چونکہ یہ کتاب علماء کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے حدیث کی متن پر اعراب کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ (۴) احادیث میں امام ترمذی کی کتاب کی ترتیب کو بحال رکھا ہے۔ یعنی ان کی ترتیب کو انہوں نے تبدیل نہیں کیا۔ (۵) حدیث کے آخر میں نمبر دے کر حاشیہ میں اسی حدیث کی تخریج دیگر کتب احادیث سے کی گئی ہے۔ (٦) حدیث کی تخریج کے لئے بنیادی مصادر یعنی مآخذ اصلیہ ہی کا اہتمام کیا گیا۔ حدیث کے ذیلی مصادر یعنی ثانوی مآخذ کے حوالے نہیں دیئے گئے۔ (۷) حدیث کا حوالہ دیتے وقت مصدر کا نام لکھنے کے بعد اس میں موجود کتاب اور باب کا نام لکھا گیا ہے۔ حدیث کا نمبر نہیں دیا گیا ہے، بلکہ مصدر کی جلد اور صفحہ نمبر پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ (۸) حواشی کی تفصیلات مولانا مختار اللہ جہانگیروی حقانی کی کاوش ہے، تاہم بعض حواشی مولانا اصلاح الدین حقانی نے بھی لکھے ہیں۔ (۹) حدیث کا متن لکھنے کے بعد اس کا سلیس آسان اور عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ (۱۰) ترجمہ میں مشکل الفاظ کی استعمال سے اجتناب کیا گیا ہے۔ (۱۱) حدیث کا ترجمہ کرنے کے بعد مذکورہ زیر تشریح حدیث میں وارد الفاظ وکلمات کی سیر حاصل تشریح اور وضاحت کرتے ہیں۔ (۱۲) تشریح کرتے وقت حدیث کی اصطلاحات بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اصطلاحات کی تعریف اور ان کی توضیح کے لئے کسی کتاب کا حوالہ پیش نہیں کرتے۔ (۱۳) رُواۃ حدیث میں صرف سندِ حدیث کی آخری راوی کا تعارف کرتے ہیں۔ یہ راوی اکثر وبیشتر صحابی ہوتے ہیں۔ کیونکہ شمائل میں زیادہ تر روایات مرفوع ہیں۔ (۱۴) اصولی طور پر صحابہ کرام کی حالات کے لئے الطبقات الکبریٰ، الاستیعاب، اسد الغابۃ، معرفۃ الصحابۃ اور دیگر کتب کا حوالہ

دینا چاہئے تھا لیکن صحابہ کرام کی سوانح میں کسی قسم کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔(۱۵) بعض احادیث کی سند میں رواۃ سے بحث بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے جرح وتعدیل کے ماہرین کی آراء کو پیش نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اسماء الرجال کی بنیادی یا ثانوی کتابوں مثلا العلل، الکامل، تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب وغیرہ کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔[10] (۱۶) حدیث کا درجہ اور حکم بھی بیان نہیں کرتے۔(۱۷) حدیث کی تشریح میں اگر کوئی فقہی مسئلہ آجائے تو اس کی خوب وضاحت کرتے ہیں۔ احناف کا مؤقف بھی با حوالہ اور دلیل کے ساتھ مبرہن کر کے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً ماء مستعمل کے ذیل میں مختلف فقہی جزئیات ذکر کرتے ہیں۔ پھر اس پانی کے طاہر اور مطہر ہونے کے مختلف مذاہب کا ذکر کرتے ہیں اور آخر میں احناف کا مسلک شرح وقایہ، ہدایۃ اور عمدۃ الرعایۃ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔[11] (۱۸) مولانا سمیع الحق حدیث کی تشریح میں عربی، فارسی اور اردو کے اشعار بھی بیان کرتے ہیں۔ لیکن اشعار کے لئے عربی ادب کی کتابوں اور دواوین کا حوالہ نہیں دیتے۔(۱۹) آپ مصادر میں زیادہ تر جمع الوسائل، مناوی علی ہامش مع الوسائل، مواہب اللدنیۃ، کا استعمال کرتے ہیں۔(۲۰) آپ نے اس کتاب میں احادیث کے غریب الفاظ کے معنی بہت آسان انداز میں سمجھائے ہیں۔ غریب الحدیث کی حل کے لئے زین المحافل ایک بہترین کوشش ہے۔ لغوی تشریحات اس انداز میں کئے گئے ہیں کہ اگر مزید تشریح نہ بھی کی جاتی تو یہ لغوی تشریح کافی ہوتی (۲۱) کلمات کی صرفی ونحوی تحلیل کر کے ایک واضح معنی بھی متعین کرتے ہیں۔(۲۲) زین المحافل میں حدیث پر وارد ہونے والے مختلف اشکالات کا پہلے سے ہی ازالہ کیا گیا ہے۔ اسی اشکال کے ازالے کے بعد جب قاری حدیث کی تشریح دیکھتا ہے تو دشواری پیش نہیں آتی۔(۲۳) حدیث کی تشریح میں بعض اوقات متقدمین محدثین کی شروحات حدیث کے حوالے بھی نقل کرتے ہیں۔(۲۴) عقائد کے متعلق بعض ابحاث بھی کرتے مثلاً سیدنا خضر علیہ السلام کی حیات وممات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "حضرت خضرؑ کی وفات کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ زندہ ہی ہیں تو کبھی تو نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل چکے ہوتے، حالانکہ ذخیرۂ احادیث میں اور صحابہ کے سوانح میں کبھی بھی آپ ﷺ اور ان کی ملاقات کا ذکر نہیں ملتا[12]۔"(۲۵) بعض تاریخی خرافات اور منگھڑت قصوں وکہانیوں کا ذکر کر کے ان پر نقد وجرح بھی کرتے ہیں۔ مثلاً بابا رتن ہندی[13] کی دعویٰ صحابیت کو باطل قرار دیا ہے۔[14] (۲۶) احادیث کی مشکل الفاظ کی توضیح کے لئے بعض اوقات اہل عرب کی جاہلی ادب واشعار سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ مثلاً لفظ "غدائر" کی توضیح کے لئے[15] دور جاہلیت کے مشہور شاعر امرؤالقیس[16] کا درج ذیل شعر استدلال میں پیش کیا ہے۔ غَدَائِرُهَا مُسْتَشْزِرَاتٌ إِلَى الْعُلٰى تَضِلُّ الْعِقَاصُ فِيْ مُثَنًّى وَّمُرْسَلِ[17] (۲۷) فتنۂ قادیانیت کا بھی تعاقب کرتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں: "مرزا قادیانی نے اس (لفظ ختم) کے معنی میں تحریف کر کے کہا ہے کہ یہاں خاتم سے مہر مراد ہے اور نبی کریم ﷺ آنے والے انبیاء کے لئے مہر یعنی مُصَدِّق ہیں۔ تو آپ ﷺ کے بعد جو نبی آئے گا اس کی نبوت کی تصدیق کے لئے آپ ﷺ مہر کا کام دیتے ہیں اور میری نبوت کی تصدیق نبی کریم ﷺ کر چکے ہیں[18]۔(۲۸) فتنۂ انکارِ حدیث اور پرویزی اعتراضات کے جوابات بھی دیتے ہیں چنانچہ سیدہ عائشہؓ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک برتن سے

غسل کرنے کے بارے میں ان کی اعتراضات اور اس عمل کو بے حیائی پر حمل کرنے کے جواب میں لکھتے ہیں: "منکرین حدیث اگرچہ خود بے حیائی کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں لیکن حدیث میں جب کوئی معمولی سی بے تکلفی کی بات دیکھتے ہیں۔ زبانیں کھول دیتے ہیں کہتے ہیں کہ اس قسم کی بے حیائی نبی کریم ﷺ کی شان کے منافی ہے لہٰذا ایسی احادیث قابل قبول نہیں۔ حالانکہ مذکورہ اور اس قسم کی احادیث میں عیب کی کوئی بات نہیں۔ خاوند اور بیوی میں کیا پردہ ہوتا ہے[19]۔ خلاصہ کلام یہ کہ یہ شرح کئی خصائص و ممیزات کا حامل ہے اور دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں ۵۳۲ صفحات جب کہ دوسری جلد میں ۵۲۶ صفحات ہیں۔ اسی شرح کی پہلی جلد کے ابتدائی ۱۵ صفحات فہرست عنوانات پر مشتمل ہیں۔ پھر مقدمہ، پیش لفظ، امام ترمذی کی حیات و خدمات، مولانا سمیع الحق اور مولانا اصلاح الدین حقانی[20] کا مختصر تعارف مندرج ہے۔ صفحہ نمبر ۷۶ تک تمام تحریرات مولانا اصلاح الدین حقانی اور مولانا مفتی مختار اللہ حقانی[21] کی ہیں۔ یہ کتاب اپریل ۲۰۰۷ء میں مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے شائع ہوئی ہے۔

(۲) شرح شمائل ترمذی (از مولانا عبد القیوم حقانی): منہج اور خصائص و ممیزات

اس شرح کے خصائص اور ممیزات میں سے چند حسب ذیل ہیں؛ (۱) مولانا حقانی نے شمائل ترمذی کی اس شرح میں احادیث نبویہ کے پورے متن کو بمع اسناد ایک جگہ نقل کیا ہے[22]۔ (۲) احادیث مبارکہ کے متن کو اعراب سے مزین کیا ہے تاکہ مبتدئین بھی غلطی سے محفوظ رہیں۔ (۳) تحت اللفظ اردو ترجمہ کا مستقل اہتمام کیا گیا ہے۔ عام اردو دان طبقہ کی آسانی اور اس سے استفادہ کی سہولت کے پیش نظر حدیث اور سند کا مکمل ترجمہ نقل کیا گیا ہے تاکہ مقاصد و معانی، اہداف و اغراض کی تعیین اور مفہوم کے سمجھنے میں دشواری نہ رہے۔ (۴) دوسری ایڈیشن میں جو عربی عبارات، اقتباسات اور اشعار وغیرہ بطور استشہاد و حوالہ پیش کئے گئے ہیں ان کا بھی آسان، روان اور سلیس اُردو زبان میں ترجمہ کیا ہے (۵) مولانا حقانی کی کتاب "شرح شمائل ترمذی" میں **راویان حدیث کا تذکرہ** کے نام سے ایک مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت حدیث کے تمام رُواۃ کا اجمالی مگر ضروری تذکرہ، سوانح، حالات اور ان کی علمی عظمت و مقام، درجات، خدمات اور ان کے بارے میں علماء و محدثین اور ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کئے ہیں۔ (۶) اکثر مقامات پر احادیث مبارکہ کے مشکل الفاظ اور مشکل مقامات کی سہل ترین تشریح کی ہے۔ (۷) الفاظ کے لغوی معنی کے ساتھ بعض مقامات میں اصطلاحی معنی، آسان تفہیم اور اس کی توضیح بھی درج کئے ہیں۔ (۸) حسب ضرورت شواہد و تمثیلات بھی درج کر دی گئی ہیں اور تشریح کو دل نشین انداز میں بیان کیا ہے[23]۔ (۹) احادیث مبارکہ میں جہاں بظاہر تضاد و تعارض معلوم ہوتا ہے، اسے حکیمانہ، عادلانہ اور محدثانہ انداز میں رفع کی ہے۔ (۱۰) بظاہر تعارض نظر آنے والی روایات میں مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں۔ زیادہ تر سلف صالحین، محدثین اور فقہاء محققین کی توجیہات، آراء اور تحقیقات پر اعتماد کیا گیا ہے[24]۔ (۱۱) توجیہات میں ارجح توجیہہ کی تعیین دلائل و براہین کی بنیاد پر کر دی گئی ہے۔ (۱۲) شمائل نبوی کی مختلف ابواب میں جہاں حدیث کی بظاہر ترجمۃ الباب سے مطابقت ظاہر نہیں ہوتی تھی، وہاں مختلف اور مستند شروحات کی مدد سے ترجمۃ الباب سے وجہ ارتباط

کو ظاہر کر دیا گیا ہے۔(۱۳) جگہ جگہ ابواب کا آپس میں ربط و مناسبت کو بھی واضح کر دیا گیا ہے۔(۱۴) موقع و محل کے مطابق لغوی مباحث ، صرفی و نحوی مباحث کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ صرفی و نحوی توضیحات سے حدیث کے مفہوم اور معانی کی توضیح اور تشریح میں اصل حقیقت تک رسائی کو ممکن بنائی گئی ہے۔(۱۵) تشریح میں احادیث نبویہ سے مستنبط ہونے والے مسائل کی طرف بھی اشارات کر دیئے گئے ہیں جس سے ایک فقہی ضرورت کی تکمیل بھی ہو جاتی ہے۔مثلاً پر سرخ کپڑے کے پہننے کے احکامات بیان کئے ہیں۔اس سلسلے میں احناف اور دیگر فقہاء کے موٴقف کا جائزہ لیا ہے۔[25] (۱۶) رسول اللہ ﷺ کے خصائل اور احوال و اقوال کی مکمل توضیح اور درسی تشریح کے لئے تمام مباحث اور توضیحات میں ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ عنوانات کو قائم کر کے طویل مضامین ومباحث کی تعیین میں تسہیل لائی گئی ہے۔
(۱۷) درس نظامی کے طلباء اور اساتذہ کی سہولت اور درسی ضرورت کے پیش نظر مولانا عبد القیوم حقانی نے امام ترمذی کے مختصر خطبہ کتاب کی درسی انداز میں تشریح کا اہتمام کیا ہے۔
(۱۸) کتاب کے شروع میں قراءت حدیث کے مختلف طریقوں، محدثین کے درس حدیث کے اپنے اپنے انداز و رُموز اور اشارات کا تسلی بخش بیان بھی پیش کیا ہے۔(۱۹) امام ترمذی کے مختصر مگر جامع پر تاثیر اور نافع حالات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔(۲۰) مشاہیر اہل علم، سلف صالحین، محدثین، فقہاء، اور محققین شارحینِ حدیث کے معارف و نکات، علمی تحقیقات، توضیحات و تشریحات اور درسی افادات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔(۲۱) اصول حدیث کے مشکل اور مغلق مسائل ومباحث کو آسان انداز میں پیش کرتے ہیں۔اس ضمن میں سند کی انقطاع و اتصال جیسے امور کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔(۲۲) مولانا حقانی نے احادیث مبارکہ کی تشریح میں جگہ جگہ عربی اشعار بھی نقل کئے ہیں۔ مثلاً: شرح شمائل ترمذی[26] پر سیدنا حسان بن ثابت[27] کے درج ذیل اشعار نقل کئے ہیں:

و احسن منک لم تر قط عینی　　　　و اجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرء ا عن کل عیب کأنک قد خلقت کما تشاء[28]

مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے شرح شمائل سے کشید کر کے بعض دوسری کتابیں مرتب کی ہیں۔ یہ کتابیں سیرت و شمائل کی عنوان سے متعلق ہیں۔ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں　　(۲) جمال محمد ﷺ کا دلربا منظر　　(۳) خصائل نبوی ﷺ کا دلآویز منظر
(۴) رُوئے زیبا ﷺ کی تابانیاں　　(۵) شمائل نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع　　(۶) مہتاب نبوت ﷺ کی ضوفشانیاں
(۷) محبوب خدا ﷺ کی دلربا ادائیں　　(۸) محبوب خدا ﷺ کی عبادت و اعتدال

یہ کتاب بھی القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد (زڑہ میانہ) ضلع نوشہرہ سے شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کی پہلی ایڈیشن ۲۰۰۲ء میں اور دوسری ایڈیشن ۲۰۰۸ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کی شروع میں مولانا فیض احمد ملتانی[29] کا مقدمہ درج ہے، اس کے بعد مولانا محمد زمان کلاچوی[30] نے شرح شمائل ترمذی کی خصوصیات بیان کی ہیں۔

3۔ نفح العرف الشذی شرح الشمائل للترمذی (از مولانا فیض الرحمٰن حقانی): یہ کتاب مولانا فیض الرحمن حقانی نے شیخ نظام محمد صالح یعقوبی کے زیر اشراف تحریر کیا ہے۔ یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ بیروت سے ۱۴۴۲ھ = ۲۰۲۱ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کا مسودہ ۲۰۱۸ء سے قبل ہی تیار کیا جاچکا تھا۔ کتاب کے ابتداء میں مولانا محمد سجاد الحجابی[31] نے ۹ صفحات پر مشتمل مقدمہ لکھا ہے۔

شرح کا منہج اور خصوصیات: مولانا فیض الرحمٰن حقانی کی کتاب "نفح العرف الشذی فی شرح شمائل الترمذی" کا منہج اور خصوصیات حسب ذیل ہیں: (۱) کتاب میں شمائل ترمذی کی روایات کو نمبر دے کر سند کے ساتھ بااعراب حدیث کو نقل کی گئی ہے۔ (۲) حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس کی تخریج کرتے ہیں کہ شمائل ترمذی کے علاوہ یہ روایت کن کن کتابوں میں نقل کی گئی ہے۔ (۳) "دراسة اسانيده" کی عنوان سے روایت کی سند سے بحث کرتے ہیں۔ اس میں سند کی رُواۃ کی جرح وتعدیل ائمہ فن کی آراء کی روشنی میں کرتے ہیں۔ (۴) تخریج حدیث اور دراست اسانید کے بعد حدیث کی تشریح کرتے ہیں۔ (۵) احادیث مبارکہ سے جن احکام مستنبط ہوتے ہیں، آپ ان کی توضیح بھی کرتے ہیں، مثلاً نفح العرف الشذی، ج:۲، ص:۲۵ پر ایک حدیث نبوی ﷺ "عن معاوية بن قرة، عن ابيه قال: اتيت رسول الله ﷺ فى رهط من مزينة لنبايعه، و ان قميصه لمطلق ، او قال : زِرُّ قميصه مطلق ،قال: فادخلت يدى فى جيب قميصه فمسست الخاتم[32]" کے تحت لکھتے ہیں کہ: "فِيه هٰذ الحديث حِلُّ لُبس القميص ، و حِلُّ الزِرّ فيه ، و حِلّ اطلاقه ، و سَعَةُ الجيب بحيث تدخل اليد فيه ، و ادخال يد الغير فى الطوق لِمَسِّ ما تحته تبركاً. و كمال تواضعه ﷺ[33]" (۶) تشریح کرتے ہوئے دیگر احادیث سے استدلال کرتے ہیں، مثلاً: نفح العرف الشذی، ج:۲، ص:۵۷ پر حدیث "رأيت النبى ﷺ و عليه اسمال مليتين كانتا بزعفران و قد نفضته[34]" کی تشریح میں ایک روایت "لا يدخل الجنة من كان فى قلبه ذرة من كبر[35]" سے استدلال کیا ہے۔ (۷) مؤلف موصوف اپنی کتاب میں ان روایات کی تطبیق بھی کرتے ہیں جن میں بظاہر تضاد نظر آتی ہے۔ آپ ان تعارضات اور تضادات کو بحسن وخوبی حل کرتے ہیں احادیث میں بظاہر آنے والی تعارض کو دور کیا ہے[36]۔ (۸) مولانا فیض الرحمٰن حقانی نے جابجا ان فوائد کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جو احادیث میں مذکور ہوتے ہیں، مثلاً نفح العرف الشذی ج:۲، ص:۷۰ پر حدیث نبوی "ان النبى ﷺ لبس جبة رومية ضيقة الكُمَّيْن[37]" کے تحت "فوائده" کا عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں: "قال ميرك : و من فوائد الحديث الانتفاع بثياب الكفار حتّٰى يتحقق نجاستها. لانه

ﷺ لبس الجبة الرّومية و لم يستفصل[38] "میرک[39] نے کہا ہے کہ اس حدیث کی فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ کفار کے کپڑے جبکہ وہ ناپاک نہ ہو کو استعمال میں لانا درست ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے رومی جُبّہ پہنا تھا اور اس کی کوئی تفصیل نہیں کی۔(۹) آپ اپنی کتاب میں احکامات بھی بیان کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ، آثار الصحابہ اور فقہاء کی آراء سے استنباط کرتے ہیں، مثلاً: "باب ماجاء فی لباس رسول اللہ ﷺ"[40] کے تحت لباس کا حکم تکلیفی بیان کرتے ہوئے قرآن وحدیث اور آثار الصحابہ سے استدلال کیا ہے۔ اس ضمن میں قرآنی آیت "يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمۡ عِندَ كُلِّ مَسۡجِدٖ"[41] حدیث نبوی ﷺ "ان اللّٰه يُحبّ اَن يرَى اَثر نعمته علىٰ عبدهٖ"[42] اور اثر الصحابی "كُل مَا شِئت والبس ما شئت ، ما اخطاتك اثنتان : سَرَف و مخيلة"[43] سے لباس کے بارے میں حکم تکلیفی ثابت کیا ہے۔

(۴) تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب (از مولانا امین الحق حقانی گستوئی): یہ شمائل ترمذی کی شرح ہے جو دو جلدوں میں پشتو زبان میں مکتبہ رشیدیہ پشاور سے ۲۰۱۷ء میں شائع ہو چکی ہے۔ پہلی جلد میں ۴۹۰ جبکہ دوسری جلد میں ۴۸۸ صفحات شامل ہیں۔ اس پر مولانا عبد القیوم حقانی اور مولانا مفتی اسعد ثانی کی تقریظات ثبت ہیں۔

منہج اور اسلوب تحقیق: (۱) زیر نظر شرح کا انداز دیگر شروحات کی طرح ہے۔ اس میں حدیث کا متن با اعراب شامل کیا گیا ہے۔ (۲) حدیث کی متن کے بعد آسان پشتو زبان میں روان اور سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا گیا ہے۔ (۳) مفردات کی تشریح کی گئی ہے۔ بعض اصطلاحی الفاظ کی بھی توضیح کی گئی ہے[44]۔ (۴) شمائل و سیرت کے حدیث و تفسیر کی مختلف کتابوں کے حوالے بھی دی گئی ہیں۔ (۵) جابجا تاریخ تصوف، فلسفہ اور فقہ کے مباحث بھی شامل کئے گئے ہیں[45]۔

(۵) تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب (اُردو ترجمہ): یہ کتاب مولانا امین الحق گستوئی حقانی کی کتاب "تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب" کا اُردو زبان میں ترجمہ ہے۔ مولانا امین الحق نے یہ کتاب پشتو زبان میں لکھ کے شائع کیا۔ مولانا حبیب اللہ نے اس کا ترجمہ لکھنا شروع کیا ہے جو زیر ترتیب ہے۔ ترجمہ لکھنے کے دوران "تحفۃ اللبیب" کے پشتو نسخے کی کتابت میں جو اغلاط سامنے آئی ہیں ان کی تصحیح بھی کرتے ہیں۔ اس کتاب کو مولانا ظاہر شاہ حقانی[46] نے مرتب کیا ہے۔

منہج شرح: مولانا حبیب اللہ حقانی نے شمائل ترمذی کے پشتو شرح "تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب" کا اردو زبان میں جو ترجمہ کیا ہے اس کا منہج یہ ہے کہ: (۱) مولانا حبیب اللہ حقانی نے مولانا امین الحق گستوئی ہی کے پشتو ترجمے[47] کو اُردو زبان میں منتقل کیا ہے۔ (۳) کتاب کے آغاز میں مولانا عبد القیوم حقانی، مولانا مفتی اسعد ثانی[48] اور مولانا امین الحق گستوئی کے تقریظات اور مترجم کا پیش لفظ ہے۔ ترجمے کا سبب اور مقصد بھی بیان کیا ہے۔ (۴) احادیث پر اعراب لگائے گئے ہیں۔ کتاب کی ترتیب امام ترمذی کی کتاب "الشمائل المحمدیہ" کی ترتیب

کے مطابق ہے۔(۵)مشکل الفاظ کی تسہیل، احادیث کی تشریح اور مسائل کی تطبیق کی گئی ہے۔(۶)احادیث کی تشریح میں پشتو شعراء کا کلام بھی پیش کیا ہے جس کے اردو تراجم بھی نقل کئے ہیں۔(۷)احادیث کی تشریح میں صحابہ کرام و تابعین کے آثار اور محدثین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔

(۶) شرح شمائل نبوی ﷺ: یہ کتاب مولانا سعد الباقی حقانی [49] نے دوران درس مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کے "**الشمائل النبویۃ والخصائل المصطفویۃ**"یعنی شمائل ترمذی کے دروس سے مرتب کیا ہے۔ ان دروس کی ضبط و ترتیب کا سلسلہ شیخ شیر علی شاہؒ کی حیات میں شروع کیا تھا جو دارالعلوم صدیقیہ زروبي ضلع صوابي کے سہ ماہی مجلہ "درر الفرید" میں قسط وار شائع ہوتے رہے، مگر اب سلسلہ کچھ چل ہی پڑا تھا کہ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ یہ دروس کئی قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں مگر تاحال مکمل نہیں ہو سکے۔ یہ کتاب تاحال مطبوع نہیں ہے مگر یہ مضامین سہ ماہی درالفرید کے مختلف اقساط میں مطبوع ہیں۔ مولانا شیر علی شاہ مدنی نے اس کتاب کو بارہا پڑھائی ہے۔ آپؒ نے اپنی خود نوشت سوانحِ حیات میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے [50]۔ آپ کے شاگردوں نے اس کو تحریر کیا جن میں سے مولانا سعد الباقی نے اس کو مضامین کی شکل میں شائع کیا۔

منہج اور خصائص: زیر تبصرہ کتاب جو دراصل مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ کے دروس ہیں، شمائلِ نبوی ﷺ کی عنوان سے کئی اقساط میں سہ ماہی مجلہ "درر الفرید" میں شائع ہوئی۔ ان اقساط کی ابتداء میں رسول اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب، خصائل و خصائص کے تذکروں کے فوائد اور ثمرات کا بیان ہے۔ یہ دروس بہت سی خصوصیات پر مشتمل ہیں۔ اس کی منہج کے چیدہ چیدہ نکات حسب ذیل ہیں: (۱) ڈاکٹر صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے شمائل کے بارے میں لکھی گئی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شمائل اور عادات و خصائل کے متعلق محدثین کی لکھی ہوئی کتابوں کے نام گنوائے ہیں۔ شمائل کے مؤلفین کا مختصر تعارف بھی کیا ہے۔ امام ترمذی کی کتاب "الشمائل النبویۃ والخصائل المصطفویۃ للامام الترمذیؒ" کی مقبولیت اور اس کی شروحات پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ شارحین کا بھی مختصر تعارف کیا ہے [51]۔ (۲) ان دروس میں شمائل کے پڑھنے اور یاد کرنے کے فضائل کو بیان کیا ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ شمائل سیکھنا، انہیں یاد کرنا اور اس سے تعلق رکھنا افضل اور بہتر عمل ہے اور اس کی بدولت اللہ تعالیٰ انسان کو خوبصورت اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ اور دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت پیدا ہوتی ہے [52]۔ (۳) شمائلِ ترمذی میں وارد احادیث میں مشکل الفاظ بکثرت ہوتے ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں ایسے الفاظ کو مشکل الحدیث یا غریب الحدیث کہا جاتا ہے۔ محدثین نے غریب الحدیث کو حل کرنے کے لئے باقاعدہ معاجم، موسوعات اور لغات مرتب کئے ہیں۔ اس لئے مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ کے ان دروس میں الفاظ کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق اور ان کے معانی و مفہوم کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ قاری کو کوئی مشکل درپیش نہ ہو اور احادیث مبارکہ کے تمام الفاظ کو حل کر سکیں [53]۔ (۴) مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے مستند اور معتبر شارحینِ حدیث کے حوالے سے احادیث کی تشریح کی ہے۔ رسول اللہ

ﷺ کے رنگ مبارک کے بارے میں وارد روایت[54] کی تشریح میں شیخ صاحب لکھتے ہیں: "حافظ ابن حجرؒ[55] نے تمام روایات کا خلاصہ یوں بیان کیاہے کہ آپ ﷺ کا رنگ مبارک گندمی رنگ کا تھا، لالی سفیدی اس میں ملی ہوئی تھی بالکل سفید جس کو ابیض کہتے ہیں ایسے نہیں تھے[56] (جیسا کہ یورپ والے ہوتے ہیں) حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا[57] فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا چمکتا رنگ دور سے دیکھنے میں سب سے زیادہ چمکدار اور پر جمال اور قریب سے دیکھنے میں سب سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا تھا[58]۔"

خلاصہ بحث: زیر نظر تحقیق میں جامعہ حقانیہ کے آٹھ فضلاء کرام کی شمائل نبوی ﷺ کے حوالے سے تحریری خدمات اور مناہج کا جائزہ لیا گیاہے۔ مؤلفین اور ان کیشروحات شمائل ترمذی کا تفصیلی تعارف کرکے ان کے مناہج اور خصائص و ممیزات تحریر کئے گئے ہیں۔

نتائج بحث: زیر بحث تحقیق کے نتائج درج ذیل ہیں:

(۱) شمائل نبوی میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء نے بہترین تحریری کام کیاہے۔

(۲) بعض تحریرات شائع ہوکر منظر عام پر آئی ہیں جو شمائل کے حوالے سے انتہائی مفید ہیں۔

(۳) شمائل ترمذی کی شروحات میں فضلائے حقانیہ کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔

4۔ فضلائے حقانیہ نے شروحات شمائل میں جو مناہج استعمال کی ہیں وہ نہایت مفید اور معلومات پر مشتمل ہیں۔

تجاویز وسفارشات: فضلاء جامعہ حقانیہ کی شمائل نبوی ﷺ میں خدمات کے حوالے سے زیر نظر تحقیقی مقالہ لکھنے کے بعد قارئین، جامعہ حقانیہ کے منتظمین، طلباء اور اساتذہ کے علاوہ یونیورسٹیوں کے مقالہ نگاران کی خدمت میں درج ذیل تجاویز وسفارشات پیش کی جاتی ہیں کہ :

(۱) فضلائے حقانیہ کی شروحاتِ شمائلکی تسہیل کی جائے۔

(۲) فضلائے حقانیہ کی شروحات شمائل تحقیق کی جائے، اور اس ضمن میں تخصص، ایم فل یا پی ایچ ڈی کے طلباء کی استعداد کو بروئے کار لاکر ان سے ان کتابوں کے تمام اسانید کی جانچ پڑتال کرائی جائے۔

(۳) فضلائے حقانیہ کی شروحات کی اسانید میں موجود تمام رُواۃ کی جرح وتعدیل کی جائے۔

(۴) فضلائے حقانیہ کی شروحاتِ شمائل نبوی ﷺ کے تمام رواۃ کا الف بائی انڈکس بناکر تمام رواۃ کا تعارف ائمہ جرح وتعدیل کے آراء کی روشنی میں کی جائے۔

(۵) شمائل سے متعلق تمام روایات کی اطراف جمع کرکے ان کی تفصیلی فہرس مرتب کی جائے۔

(۶) شمائل نبوی کے متعلق تمام روایات کے لئے کتب حدیث میں شواہد تلاش کرکے ان کی تخریج کی جائے اور متعلقہ روایت کے ذیل میں ان کو درج کی جائے۔

(۷) شمائل سے متعلق روایات کی خوب چھان بین کر کے صحیح شمائل نبوی اور ضعیف شمائل نبوی الگ الگ مرتب کی جائے۔

حواشی وحوالہ جات :

---

[1] **محمد** بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ، بوغی، ترمذی، ابو عیسیٰ۔ علماء وحفاظ حدیث میں سے تھے۔ دریائے جیجون کے قریب ترمذ میں رہائش پذیر تھے۔ **۲۰۹ھ = ۸۲۴ء** کو پیدا ہوئے۔ خراسان، عراق اور حجاز کے سفر کئے۔ ترمذ میں **۲۷۹ھ = ۸۹۲ء** کو وفات پا گئے۔ (**تذکرۃ الحفاظ**، الطبقۃ العاشرۃ، ج:۲، ص:۶۳۳، **الاعلام زِرِکلی**، ج:۶، ص:۳۲۲)

[2] مولانا سمیع الحق حقانی شہید شیخ الحدیث مولانا عبد الحق حقانی کے فرزند تھے۔ موضع اکوڑہ خٹک میں **۳ ستمبر ۱۹۳۶ء** کو پیدا ہوئے۔ دارالعلوم حقانیہ میں تعلیم حاصل کی۔ پھر یہیں پر تدریسی و تنظیمی اور سیاسی خدمات انجام دیں۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت ہیں۔ **۳ نومبر ۲۰۱۸ء** کو نامعلوم افراد نے آپ کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کیا۔

(مولانا عرفان الحق اظہار حقانی، **ماہنامہ الحق، مشمولہ: سوانح حیات شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہید** (نوشہرہ: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نومبر ۲۰۱۸ء تا جنوری ۲۰۱۹ء) ج:۵۴، ش:۲، ۳، ۴، ص:۷۷)

[3] مولانا عبد القیوم حقانی ۱۹۵۶ء کو موضع چودھوان محلہ احمد خیل ضلع ڈیرہ اسماعیل میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی میں پڑھنے کے بعد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا۔ ۱۹۷۸ء میں حقانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ پھر یہیں پر مدرس مقرر ہوئے۔ بعد ازاں موضع خالق آباد (نوشہرہ) میں جامعہ ابوہریرہ کو تعمیر کر کے اس میں تدریس سے وابستہ ہوئے۔ آج کل یہیں پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(مولانا عماد الدین محمود، **میرے محسن میرے دوست / سوانح وافکار مولانا عبد القیوم حقانی** (ڈیرہ اسماعیل خان: حافظ محمود اکیڈمی جامع مسجد زکریا چودھوان، طبع اول ۲۰۰۹ء) ص:۳۶

[4] مولانا فیض الرحمٰن حقانی بن خدر خان۔ یکم فروری ۱۹۷۳ء کو موضع دبک مندرہ خیل ضلع لکی مروت میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے ۱۴۱۵ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم لکی مروت سے تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ بعد ازاں وانا وزیرستان میں پانچ سال گزارے۔ ۱۴۳۲ھ میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مدرس مقرر ہوئے اور تاحال یہیں پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ علم ادب اور معقولات میں مہارت رکھتے ہیں۔ (ماہنامہ الحق، جنوری ۲۰۱۰ء)

[5] مولانا امین الحق گستوئی حقانی بن مولانا عبد الحق گستوئی۔ ضلع ژوب بلوچستان میں پیدا ہوئے۔ ژوب اور کوئٹہ کے علماء سے استفادہ کرنے کے بعد ۱۹۷۷ء میں دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۸۱ء میں یہیں سے حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ تصوف، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے منسلک ہیں۔ (ماہنامہ الحق اپریل ۲۰۰۹ء)

[6] مولانا حبیب اللہ شاہ حقانی بن فرمان سید۔ ۱۴ مارچ ۱۹۸۳ء کو موضع بٹہ گرام نزد گڑھی کپورہ ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ ناردرن یونیورسٹی نوشہرہ سے ایم اے اُردو کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۰۰۷ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے سند فضیلت حاصل کی۔ جامعہ ابوہریرہ (نوشہرہ)، جامعہ عثمانیہ ملاوی افریقہ میں تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد دارالعلوم حقانیہ میں تدریس سے وابستہ ہوئے اور تاحال یہاں تدریس کرتے ہیں۔ (مولانا حبیب اللہ حقانی نے راقم کو یہ تمام تفصیلات دارالعلوم حقانیہ میں ایک انٹرویو کے دوران فراہم کی۔)

[7] مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی بن مولانا قدرت شاہ۔ یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو اکوڑہ خٹک (نوشہرہ) میں پیدا ہوئے۔ عصری تعلیم انجمن تعلیم القرآن ہائی سکول اکوڑہ خٹک سے حاصل کی۔ درس نظامی کی کتابیں لاہور اور جامعہ حقانیہ میں پڑھیں۔ مئی ۱۹۵۴ء میں جامعہ حقانیہ میں دورہ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ مدینہ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ طویل مدت تک دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کی۔ ۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ (مولانا عرفان الحق حقانی، **داستانِ رفتگاں** (نوشہرہ: مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، طبع ۲۰۱۹ء) صفحہ: ۴۷۵)

[8] مولانا عبد الحلیم دیروی حقانی عرف دیر باباجی بن مولانا قاضی محمد یوسف۔ ۱۹۳۷ء میں موضع اوچ ضلع دیر میں پیدا ہوئے۔ سہان پور (ہندوستان)، سوات اور مدرسہ رفیع الاسلام (پشاور) میں پڑھنے کے بعد دارالعلوم حقانیہ آئے اور یہاں سے ۱۹۵۴ء میں حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد گوجرانوالہ اور کوہاٹ میں تدریس اور پاک آرمی میں خطابت کے بعد ۱۹۷۰ء میں دارالعلوم حقانیہ میں تدریس سے منسلک ہوگئے اور تاحال یہاں تدریس سے وابستہ ہیں۔ (مفتی غلام الرحمٰن، **روشن چراغ** (پشاور: العصر اکیڈمی جامعہ عثمانی، طبع دوم نومبر ۲۰۱۶) ص: ۱۹۷)

[9] مولانا انوار الحق حقانی بن مولانا عبد الحق حقانی۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء کو اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے جون ۱۹۶۸ء میں ایم اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۷ء میں جامعہ حقانیہ سے حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ اسلامی یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ بہاولپور (پنجاب) سے شہادۃ العالمیہ کی سند حاصل کی۔ حافظ قرآن ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں دارالعلوم حقانیہ میں مدرس مقرر ہوئے اور آج تک تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مولانا سمیع الحق شہید کی وفات کے بعد دارالعلوم کی اہتمام کر رہے ہیں۔ وفاق المدارس کے نائب صدر ہیں۔ (شرکاء دورہ حدیث ۱۴۲۸ھ، **کاروان حقانیہ** (مؤتمر المصنفین دالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، طبع: ۱۴۲۸ھ) ص: ۵۵)

[10] زین المحافل، ج: ۱، ص: ۱۵۰

[11] زین المحافل، ج: ۱، ص: ۱۵۰

[12] مولانا سمیع الحق، مرتب: مولانا اصلاح الدین حقانی، تحقیق: مولانا مختار اللہ حقانی، **زین المحافل شرح الشمائل للترمذی**، (نوشہرہ: مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، طبع: اپریل ۲۰۰۷ء) ج: ۱، ص: ۱۴۳

[13] بابار تن ہندی: یہ ایک کذاب، وضاع اور دجال صفت انسان تھا جو چھٹی صدی ہجری میں پیدا ہوا تھا اور صحابیت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ دوسرے کذابین نے بھی اسی کے نام سے بہت جھوٹی اور محال باتیں پھیلائی ہیں۔ حافظ ذہبی نے ان کے بارے میں کسر وشن ہندی نامی کتاب لکھی ہے۔ (ابن حجر العسقلانی، **الاصابة فی تمیز الصحابة** (بیروت: دارالکتب العلمیة، طبع:۱۴۱۵ھ) جلد ۲، صفحہ: ۴۳۶، ابن حجر، **لسان المیزان** (بیروت: دارالبشائر الاسلامیہ، طبع اولیٰ: ۲۰۰۲ء) جلد: ۳، صفحہ: ۴۵۷، ذہبی: محمد بن احمد، **المغنی فی الضعفاء** (بیروت: دارالکتب العلمیة، طبع: ۱۹۹۷ء) جلد: ۱، صفحہ: ۳۵۰، ت: ۲۱۱۰

[14] زین المحافل، ج: ۱، ص: ۱۴۴

[15] زین المحافل، ج: ۱، ص: ۱۹۴

[16] امرؤالقیس بن حجر بن الحارث الکندی۔ امرؤالقیس آپ کا لقب تھا۔ آپ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض مؤرخین جندح، بعض حندج اور بعض عدی بتاتے ہیں ۔ آپ رسول اللہ کی پیدائش سے پہلے کے زمانے میں گزرے ہیں۔ ۴۹۷ء کو نجد میں پیدا ہوئے۔ یمنی الاصل تھے۔ آپ کی نسب میں بھی اختلافات ہیں۔ بڑے پائے کے شاعر تھے۔ عرب میں شعر گوئی میں آپ کا ثانی نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ملک الضلیل کا نام دیا تھا۔ اور اسے قائد الشعراء الی النار کا نام بھی دیا ۔ ۵۴۵ء کو وفات پا گئے۔ (الاعلام للزرکلی ۱۱:۲، ابن عساکر: علی بن الحسن، **تاریخ مدینة دمشق** (بیروت: دارالفکر لبنان، طبع ۱۹۹۵ء) جلد: ۹، صفحہ: ۲۲۲

[17] محمد خیر ابو الوفاء، **المعلقات السبع مع الحواشی للزونی، المعلقة الاولیٰ** (کراچی: مکتبة البشریٰ، طبع ۲۰۱۱ء) ص: ۲۵

[18] زین المحافل جلد: ۱، صفحہ: ۱۴۶

[19] زین المحافل جلد: ۱، صفحہ: ۱۸۹

[20] مولانا اصلاح الدین حقانی بن مولانا سراج الدین۔ =۱۸ ستمبر ۱۹۵۸ء کو موضع ملازئی ضلع ٹانک میں پیدا ہوئے۔ مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ حقانیہ میں داخل ہوئے۔ پانچ سال یہاں درس نظامی پڑھ کر ۱۹۷۵ء میں یہاں سے حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت، دارالعلوم وزیرستان وانا اور جامعہ اسلامیہ زرگری ضلع ہنگو میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ (زین المحافل شرح الشمائل للترمذی، ص: ۴۷)

[21] مولانا مفتی مختار اللہ حقانی بن حبیب اللہ۔ ۲۳ مارچ ۱۹۶۹ء کو جہانگیرہ (صوابی) میں پیدا ہوئے۔ فروری ۱۹۹۳ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی سے سند حدیث حاصل کی۔ دارالعلوم حقانیہ سے تخصص کیا۔ دارالعلوم حقانیہ درس وتدریس کے علاوہ افتاء نویسی کی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ (فتاویٰ حقانیہ، ج: ۱، ص: ۱۳۴)

[22] مولانا عبدالقیوم حقانی کی کتاب شرح شمائل ترمذی پر کی جانے والی اس تبصرہ میں بعض تبصرے مولانا محمد زمان کلاچوی کے ہیں جو انہوں نے مولانا عبدالقیوم حقانی کی کتاب "شرح شمائل ترمذی" کی دوسری ایڈیشن (جلد اول صفحہ: ۳۳) پر پیش کئے ہیں۔

[23] شرح شمائل ترمذی، ج: ۱، ص: ۱۷۱

[24] شرح شمائل ترمذی، ج: ۱، ص: ۱۸۸

[25] شرح شمائل ترمذی، ج: ۱، ص: ۹۸

[26] شرح شمائل ترمذی، ج: ۱، ص: ۱۷۸

[27] سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بن منذر خزرجی انصاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور شاعر تھے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا۔ ۶۰ سال جاہلیت اور ۶۰ سال اسلام میں زندہ رہے۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ۵۴ھ کو وفات پاگئے۔ (الاعلام للزرکلی ۲:۱۷۵، علی بن ابی الکرم الشہرستانی، **اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ** (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، طبع: ۱۹۹۴ء) ج:۲، ص:۶، ت:۱۱۵۳

[28] محمد سعید رمضان البوطی، مختارات من اجمل الشعر فی مدح الرسول (دمشق: دار المعرفۃ، طبعہ: ۱۴۰۸ھ) ص:۱۰

[29] مولانا فیض احمد ملتانی۔ قاسم العلوم ملتان کے مہتمم رہ چکے ہیں۔ جامعہ کی مسجد میں امامت وخطابت کیا کرتے تھے۔ خیر المدارس میں بھی حدیث کی درس دی۔ جامعہ امداد العلوم کے نام سے اپنا ادارہ بھی چلا رہے تھے۔ وفاق المدارس کے نصاب کمیٹی کے ممبر تھے۔ المسائل والدلائل آپ کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مولانا مسعود احمد آپ کے فرزند ہیں۔ آپ کے مقالات ومضامین کو مولانا حبیب اللہ حقانی نے فیضان فیض کے نام سے شائع کی ہیں۔ ۲۵ رمضان ۱۴۲۹ھ کو وفات پاگئے۔ (مولانا حبیب اللہ حقانی، **فیضان فیض** (نوشہرہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، طبع: دسمبر ۲۰۱۰ء) ص:۲۲

[30] مولانا محمد زمان کلاچوی حقانی بن محمد شہزاد۔ ۲ فروری ۱۹۴۵ء کو کلاچی میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی میں موقوف علیہ پڑھ کر دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا۔ یہاں سے دورہ حدیث پڑھ کر سند لی۔ تخصص فی الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں پڑھا۔ مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی میں تدریس سے وابستہ ہیں۔ (مولانا محمد زمان کلاچوی، **المصنفات فی الحدیث** (نوشہرہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، طبع اول ۲۰۰۷ء) ص:۲۱)

[31] مولانا محمد سجاد الحجابی بن فقیر محمد بن حجاب گل۔ ۱۱ جون ۱۹۸۰ء کو موضع ناوگئی (باجوڑ) میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم باجوڑ میں حاصل کی۔ ۱۹۹۱ء میں اپنے آبائی گاؤں شہباز گڑھی منتقل ہوئے۔ جامعہ فاروقیہ (کراچی)، دار العلوم صدیقیہ (گڑھی کپورہ)، دار العلوم الباقیات الصالحات (اَدینہ، صوابی)، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور دوسرے مدارس میں درس نظامی کی کتابیں پڑھنے کے بعد دوبارہ فاروقیہ کراچی چلے گئے اور وہاں سے ۲۰۱۴ء میں حدیث پڑھ سند حاصل کی۔ فی الوقت دار العلوم نرشک میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ (موصوف نے ۲۶ مارچ ۲۰۲۱ء میں مقالہ نگار کو معلومات فراہیم کیں۔)

[32] الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، باب ماجاء فی لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸) حدیث:۵۹

[33] شیخ فیض الرحمٰن حقانی، **نفح العرف الشذی فی شرح شمائل الترمذی** (پشاور: المکتبۃ الوحیدیۃ، طبع: ۲۰۲۱ء) ج:۲، ص:۲۵

[34] الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، باب ماجاء فی لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸) حدیث:۶۷

[35] صحیح مسلم، کتاب الایمان (۱) باب: تحریم الکبر وبیانہ (۳۹) حدیث: ۱۴۷-(۹۱)

[36] نفح العرف الشذی، ج:۲، ص:۴۱، ۵۵

[37] الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، باب ماجاء فی لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸) حدیث:۷۱

[38] نسیم الدین محمد میرک شاہ بن سید جلال الدین عطاء اللہ بن غیاث الدین فضل اللہ، حسنی، شیرازی ہَروی۔ افغانستان کے علاقے ہَرات میں پیدا ہوئے۔ حنفی عالم، مفسر، محدث اور فقیہ تھے۔ میرک فارسی میں امیر کو کہتے ہیں جبکہ کاف تعظیم کے لئے ہے۔ اپنے والد اور دیگر شیوخ سے علم حاصل کی۔ مولانا محمد سعید حنفی خراسانی آپ کے تلامذہ میں سے تھے۔ تراجم کی کتب میں آپ کی تفصیلی سوانح حیات نہیں ملی۔ ۹۳۰ھ کے بعد وفات پاگئے۔ (مرتضیٰ الزبیدی، **تاج العروس من جواہر القاموس** (بیروت: دار الفکر، طبع: ۱۴۱۴ھ) ج:۱۳، ص:۶۳۹، مادہ: م ر ک، عبد الحئ حسنی، **نزہۃ الخواہر** (بیروت: دار ابن حزم، طبع: ۱۹۹۹ء) ج:۴، ص:۴۲۲

[39] نفح العرف الشذی فی شرح شمائل الترمذی، ج:۲، ص:۷۰

[40] نفح العرف الشذی، ج:۲، ص:۱

[41] سورۃ الاعراف۷:۳۱

[42] سنن الترمذی، کتاب الادب(۴۴) باب ماجاء ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ(۵۴) حدیث:۲۸۱۹

[43] صحیح بخاری، کتاب اللباس(۸۱) تعلیقاً۔ اثر سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

[44] مولانا امین الحق حقانی گستوئی، **تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب** (پشاور، مکتبہ رشیدیہ، طبع:۲۰۱۷) ج:۱، ص:۹۰

[45] تحفۃ اللبیب فی شمائل الحبیب، ج:۱، ص:۱۰۲

[46] مولانا ظاہر شاہ حقانی بن مولانا امین الحق گستوئی۔ ۱۹۸۳ء میں پیدا ہوئے۔ جامعہ حلیمیہ درہ پیزو اور جامعہ عثمانیہ پشاور میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ لیا اور ۲۰۰۶ء میں یہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ میں دو سال تک تدریس کی۔ آپ نے اپنے والد کی کتابوں کو مرتب کیا۔(ماہنامہ الحق اکتوبر ونومبر ۲۰۱۰ء)

[47] مولانا حبیب اللہ حقانی کا مادری زبان پشتو ہے۔ انہوں نے اُردو میں ماسٹر کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔ علوم عربیہ کی تعلیم درس نظامی میں حاصل کی ہے۔ کتابوں کی تالیفات کی وجہ سے ان کی تحریر میں تسلسل اور روانی پائی جاتی ہے اس لئے انہوں نے جو ترجمہ لکھا ہے اس میں وہ پشتو اور عربی زبان کے الفاظ، محاوروں اور ضرب الامثال وغیرہ کو خوبی کے ساتھ اُردو میں منتقل کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ اس ترجمہ میں بھی ترجمے کے ہنر کو آزمایا گیا ہے۔

[48] مولانا مفتی محمد اسعد ثانی حقانی بن مولانا ذاکر اللہ۔ ۷ ۲مارچ ۱۹۷۵ء کو موضع شیرہ غونڈ ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ موضع شیرہ غونڈ، غلجی پشاور، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور چارسدہ کے مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۲۰۰۱ء میں دارالعلوم حقانیہ سے دورہ حدیث پڑھا۔ جامعہ احسن العلوم گلشن آباد کراچی سے تخصص کیا۔ فراغت کے بعد جامعہ ابوہریرہ خالق آباد میں تدریس پر مامور ہوئے۔(ماہنامہ الحق، جون ۲۰۱۱ء)

[49] مولانا سعد الباقی حقانی بن مولانا حافظ عطاء اللہ۔ ۱۹۸۰ء کو موضع زیارت کاکاصاحب ضلع نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔ سادات خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۹۹۶ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں درجہ اولیٰ میں داخلہ لیا۔ ۲۰۰۳ء میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی میں مدرس مقرر ہوئے اور اب تک تدریسی ذمہ داریاں انجام دیتے ہیں۔(مولانا حبیب اللہ حقانی، **ماہنامہ الحق**(نوشہرہ: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ستمبر ۲۰۱۳ء) صفحہ:۵۰)

[50] **قلمی نسخہ خود نوشت سوانح حیات**، ص:۱، بحوالہ مولانا شیر علی شاہ مدنی حیات وخدمات، سعید الحق جدون، مفتی بخت شید، الارشاد لنشر العلوم الاسلامیہ، الارشاد اکیڈمی، بام خیل، صوابی، ۲۰۱۸ء)

[51] **سہ ماہی درر الفرید**، مارچ تاجون ۲۰۱۳ء، ج:۱۴، شمارہ:۳، الفرید اکیڈمی، صوابی، ص:۱۸

[52] **سہ ماہی درر الفرید**، مارچ تاجون ۲۰۱۳ء، ج:۱۴، شمارہ:۳، الفرید اکیڈمی، صوابی، ص:۱۹

[53] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: **سہ ماہی درر الفرید**، دسمبر تا فروری ۲۰۱۴ء، ج:۱۵، شمارہ:۲، الفرید اکیڈمی، صوابی، ص:۱۱ تا ۱۳، **سہ ماہی درر الفرید**، مارچ تا مئی ۲۰۱۴ء، ج:۱۵، شمارہ:۳، الفرید اکیڈمی، ص:۱۶

[54] ترمذی: محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی، **سنن الترمذی** (دارا حیاء التراث، بیروت) ج:۵، ص:۵۹۲

[55] ابن حجر: احمد بن علی بن محمد الکنانی العسقلانی، ابو الفضل، شہاب الدین ابن حجر۔ محدث اور مؤرخ تھے۔ اصلاً فلسطین کے علاقے عسقلان سے تعلق رکھتے تھے۔ قاہرہ میں ۷۷۳ھ = ۱۳۷۲ء کو پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لئے یمن اور حجاز کے علاقوں کا سفر کیا۔ آپ قاہرہ میں ۸۵۲ھ = ۱۴۴۹ء کو وفات پاگئے۔
(الشوکانی: محمد بن علی، **البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع** (قاہرہ: دارالکتاب الاسلامی، س ن) ج:۱، ص:۸۷، ت:۵۱، الاعلام زِرِکلی، ج:۱، ص:۱۷۸)

[56] ابن حجر العسقلانی، **فتح الباری** (بیروت: دارالمعرفۃ) جلد:۶، ص:۵۶۹

[57] سیدہ اُم معبد رضی اللہ عنہا: صحابیہ تھیں۔ اس کنیت کے ساتھ دیگر صحابیات کے نام بھی ہیں۔ تلاش بسیار کے باوجود اس صحابیہ کا تعین نہ ہو سکا۔

[58] مولانا سعد الباقی، **سہ ماہی درر الفرید** (صوابی: الفرید اکیڈمی زروبی، مارچ تا مئی ۲۰۱۴ء، ج:۱۵، شمارہ:۳) ص:۱۵۔ سیدہ معبد سے منقول مذکورہ روایت کی متن تتبع کے باوجود نہ مل سکی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License